پروفیسر عبدالصمد صارم الازہری

تحریراتِ عہدِ رسالت

تعجب ہے کہ سر سید احمد خاں نے "خطباتِ احمدیہ" میں اور نواب محسن الملک نے اپنی تصنیف "تقلید و عمل بالحدیث" میں یہ بات کیسے لکھ دی کہ

"حدیث کی تحریر اور اس کی تالیف دو صدی بعد عمل میں آئی"

ان دونوں معتبر مصنفین کی تحریریں انگریزی داں طبقہ میں حرفِ آخر تھیں لہٰذا نوجوان طبقہ میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ حدیث کی تحریر و تالیف دو صدی بعد ہوئی۔ لہٰذا یہ قابلِ حجت نہیں ہوسکتی۔ دو صدی بعد زبانی بات کیا سے کیا ہوجاتی ہے۔ کیا معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ اور لوگوں نے اسے بگاڑ کر کیا کر دیا؟

کیا ان تحریراتِ عہدِ رسالت میں سے جن کا حوالہ ہم نے نومبر کے "ترجمان الحدیث" میں دیا تھا، ان حضرات کو ایک کا بھی علم نہ تھا؟ اگر ان تین سو تحریروں میں سے ان اکیس[۲۱] کا بھی علم نہ تھا جن کا ہم نے اپنے مقالہ میں ذکر کیا ہے تو کیا امام مالک علیہ الرحمۃ کی مشہور زمانہ کتاب مؤطا کا نام بھی انھوں نے نہ سنا تھا؟ جو ۱۴۰ھ میں تالیف ہوئی۔ ان محققین ہند سے تو یورپ کا محقق موسیو سدیو ہی غنیمت ٹھیرا کہ اس نے اپنی "تاریخ" میں امام زہری کو حدیث کا سب پہلا مصنف قرار دیا ہے۔ امام زہری قرنِ اول پہلی صدی ہجری کے رجال سے ہیں۔

لائف آف محمد" میں مشہور معترض اسلام سر ولیم میور نے حدیثوں کی بڑی سرگرمی سے مخالفت کی ہے۔ لیکن وہ بھی اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ بعض صحابۂ کرام کے پاس حدیثوں کی تحریری یادداشتیں موجود تھیں۔

عہدِ رسالت کے یہ مجموعۂ احادیث، بعض تو ضخیم کتاب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسے صادقہ جسے حضرت عبداللہ رضؓ بن عمرو بن العاص نے تالیف کیا تھا۔ اس میں ایک ہزار حدیثیں تھیں[۱] یہ کتاب دوسری صدی ہجری تک موجود رہی۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے ایک مجموعۂ احادیث مرتب کیا تھا۔ جسے "کتاب سعد بن عبادہ" کہتے تھے یہ مجموعہ کئی پشت تک ان کے خاندان میں محفوظ رہا پھر گم ہوگیا[۲]

---

[۱] بخاری، اصابہ، طبقات ابن سعد۔ ابو داؤد [۲] مسند احمد بن حنبل۔

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ یہ ان کے لڑکے کے پاس تھا۔
- حضرت علیؓ نے ایک صحیفہ مرتب کیا تھا جس میں حدیثیں لکھی تھیں اور جس کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے اس صحیفے اور قرآن کے علاوہ کچھ نہیں لکھا [۱]
- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک مجموعۂ حدیث مرتب کیا تھا [۲] یہ بھی کتاب کہلانے کا مستحق تھا۔
- وہ تحریری احکامات و فرامین جو آپ نے مختلف قبائل کو بھیجے، اور وہ معاہدات جو آپ نے مختلف قبائل کے ساتھ کیے جیسے صلح نامۂ حدیبیہ وغیرہ، اگر ان کو کوئی صحابی ایک جگہ جمع کر دیتے تو یقیناً یہ ایک ضخیم کتاب بن جاتی۔

آپ نے جو خطوط سلاطین کے نام لکھائے تھے، موجودہ تحقیقات کے مطابق ان کی تعداد دو سو تک پہنچ چکی ہے۔ اکثر مکاتیب یوم الجماجم میں بعہد حجاج بن یوسف (۸۲ھ) کے بعد جل گئے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ ایک خط سلطان صلاح الدین ایوبی کے خاندان میں محفوظ ہے۔ اس کے متعلق چند ایک اخبارات میں مضامین شائع ہو چکے ہیں [۳]

- حضرت عمرو بن حزمؓ صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس مکاتیب جمع کر کے ایک رسالہ مرتب کیا تھا [۴]
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس دفتر حدیث لکھا ہوا موجود تھا [۵] اس میں دو سو سینتالیس سے زیادہ حدیثیں تھیں [۶] یہ بصورت ملاطفہ تھا، جیسے قدیم زمانے میں بزرگوں کے خطوط کو عرض کی طرف سے جوڑ کر لپیٹ لیتے تھے۔
- حضرت سعد بن ربیع بن ابی زہیر انصاریؓ نے ایک مجموعۂ احادیث اپنے لیے لکھا تھا [۷]
- حضرت سمرہ بن جندب نے ایک نسخۂ حدیث مرتب کیا تھا [۸]
- حضرت عبداللہ بن ربیعہ بن مرثد نے حدیثیں جمع کی تھیں [۹]
- حضرت ابوموسیٰ اشعری نے بھی حدیثیں جمع کی تھیں [۱۰]

---

[۱] ابوداؤد کتاب الحدود [۲] بخاری [۳] تقیید العلم، تدریب الراوی [۴] اس پیراگراف کے متعلق مندرجہ ذیل کتابیں دیکھیں؛ اعلام السائلین لابن طولون، منشآت السلاطین مولفہ احمد فریدون مطبوعہ استنبول ۱۲۷۴ھ ص۲ تا ص۲۵، دکیومان سپور لا ڈپلوماسی سلمان مطبوعہ پیرس ۱۹۳۵ء، حصہ دوم ص۱۹ تا ص۹۷، کتاب الخراج، و بلاذری [۴] دکیومان جلد اول ص۱
[۵] فتح الباری [۶] تدوین حدیث [۷] اسد الغابہ [۸] اسد الغابہ [۹] تہذیب التہذیب [۱۰] شرح بلوغ المرام

آپ سرسید احمد خاں، محسن الملک، مستشرقینِ یورپ اور منکرین حدیث کی باتوں پہ نہ جائیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں :

"عرب میں لکھنے پڑھنے والے ہی بہت کم تھے لہٰذا تدوینِ حدیث کا کام کیسے ہوتا"

قرآن تو لکھا جا چکا ہی تھا، عہد رسالت میں تفسیریں بھی لکھی جا چکی تھیں اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ عہد رسالت اور اس کے بالکل قریبی زمانے میں تصنیف و تالیف کا کام بڑے زور و شور سے شروع ہو گیا تھا تو آپ اسے مبالغہ پر محمول نہ کریں۔

بعد وفاتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن عباسؓ صحابی نے قرآن کی تفسیر لکھی، جس کے متفرق نسخے آج تک مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ موسیٰؒ بن عقبہ کا بیان ہے کہ کریب نے ہمارے سامنے ایک اونٹ کی برابر ابن عباسؓ کی کتابیں رکھیں [1] ابن عباسؓ کی کتابوں کی نقلیں ان کی زندگی میں دور دور تک پہنچ گئی تھیں۔ امام طحاویؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"طائف کے کچھ لوگ میرے پاس میری تصانیف کی نقلیں تصحیح کی غرض سے لائے"[2]

حضرت ابی بن کعبؓ صحابی نے تفسیر لکھی، اس تفسیر سے امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں، امام ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں اور امام حاکمؒ نے المستدرک میں بہت کچھ لیا۔ امام حاکم نے ۴۰۵ھ میں وفات پائی، اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تفسیر پانچویں صدی ہجری تک موجود تھی۔ (دیکھیں ہماری کتاب تاریخ التفسیر، صفحہ ۳۸)

حدیث کے اور بھی بہت سے ذخیرے قرنِ اوّل میں جمع کیے گئے۔ حضرت ہمام بن منبہؒ تابعی نے ایک صحیفہ حدیث مرتب کیا تھا جو اب تک برلن کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر تحریر حدیث ہے اور ہر ایک سے کچھ نہ کچھ مسائل کا استنباط کیا گیا ہے۔ صاحب مفتاح الافکار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۶ خطوط نقل کیے ہیں۔ حضور کی تمام تحریرات کو صاحبزادہ عبدالرحیم خاں مظفر جنگ ہوم ممبر ریاست ٹونک نے مع عبارت و ترجمہ و حوالہ اپنی کتاب "مراسلات نبویہ" میں جمع کیا ہے جن کی تعداد دو سو پچاس سے زیادہ ہے۔ برادرِ محترم حفظ الرحمان سیوہاروی مرحوم نے "بلاغ المبین" میں اور برادرِ مکرم عبدالبصیر تلیقی آزاد مرحوم نے اپنی تصانیف میں مراسلاتِ نبویہ کا ذکر کیا ہے۔

حیرت ہے اس قدر شواہد و دلائل کے ہوتے ہوئے لوگ کیسے کہہ دیتے ہیں کہ عہد رسالت میں احادیث کی تدوین نہیں ہوئی۔

---

[1] طبقات جلد ۵ ص ۲۱۶ [2] شرح معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۳۸۷